www.novelsclubb.com
تقدیر
شائنہ کبیر
novelsclubb
03257121842

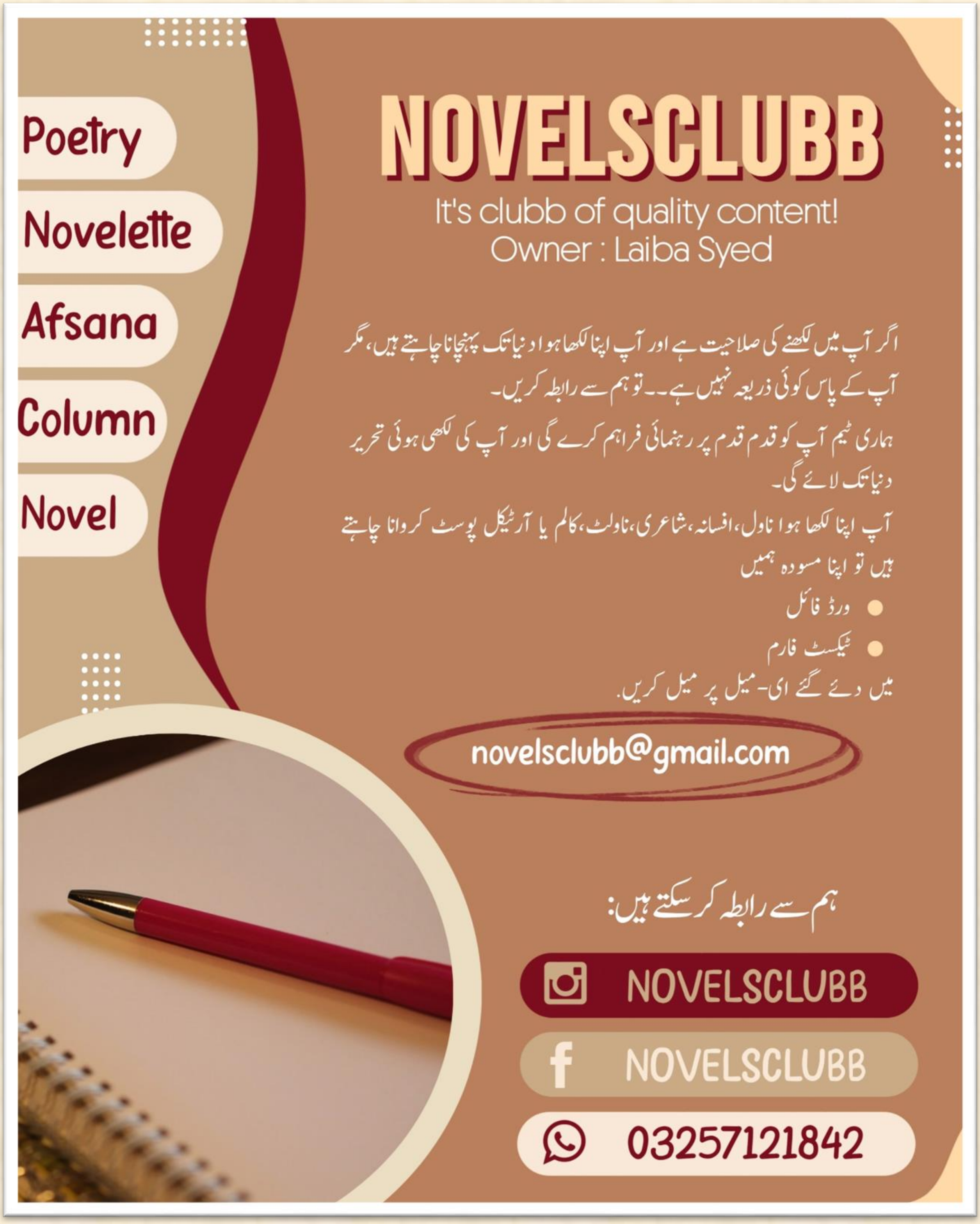
Poetry
Novelette
Afsana
Column
Novel
NOVELSCLUBB
It's clubb of quality content!
Owner : Laiba Syed
اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔
ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔
آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں
ورڈ فائل
ٹیکسٹ فارم
میں دئے گئے ای-میل پر میل کریں.
novelsclubb@gmail.com
ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں:
NOVELSCLUBB
NOVELSCLUBB
03257121842

تقدیر

از قلم

شائنہ کبیر

Clubb of Quality Content

ناول "تقدیر" کے تمام جملہ حق لکھاری "شائینہ کبیر" کے نام محفوظ ہیں۔ کہانی کا کوئی بھی حصہ کسی بھی صورت میں کسی دوسرے پلیٹ فارم یا سوشل میڈیا پر پوسٹ کرنے سے پہلے لکھاری کی اجازت درکار ہو گی۔ "ناولز کلب" کا پی ڈی ایف بغیر اجازت پوسٹ کرنا منع ہے، بغیر اجازت کہانی/پی ڈی ایف کا استعمال کرنے والوں پر سخت کاروائی کی جاسکتی ہے۔ اس کہانی اور اس میں موجود کردار محض تصوراتی ہیں۔ کسی بھی حقیقی کہانی یا انسان سے ان کا کوئی واسطہ نہیں ہے۔ کسی بھی طرح کی مشابہت کو اتفاق سمجھا جائے۔

تقدیر

از قلم شائنہ کبیر

انتساب

(بسم اللہ الرحمٰن الرحیم)

میری پہلی کتاب،

جو صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کے نام ہے، جو نہایت رحم کرنے والا ہے۔

اپنی تقدیر کو میں اللہ تعالیٰ کے سپرد کرتی ہوں اور اسی پر بھروسہ رکھتی ہوں۔

قسط نمبر:-01

رات بارہ بجے

رات کے ٹھیک بارہ بج رہے تھے۔ سرد، تاریک اور سنسان رات تھی۔ چاند نکلا ہوا تھا، مگر اس کی روشنی دھندلی تھی، اس لیے ہر طرف گھپ اندھیرا چھایا ہوا تھا۔

رات کی سیاہی نے ہر چیز کو اپنی لپیٹ میں لے رکھا تھا۔ ٹھنڈی ہوا چل رہی تھی، جو ماحول کو مزید پر اسرار بنا رہی تھی۔

ایک وجود، اپنے اسٹر یس پر کھڑا، چاند کو تک رہا تھا اور شاید کسی گہری سوچ میں گم تھا۔

سانولی رنگت، گہرے کالے بال جو تھوڑے سے بھیگے ہوئے تھے اور ماتھے پر بکھرے ہوئے تھے۔ عمر چھببیس، قد عام مردوں جیسا، مگر آنکھیں گہری سیاہ اور پراسرار۔

وہ کسی گہری سوچ میں ڈوبا ہوا تھا، اور پھر اچانک مسکرا دیا۔ اس کی مسکراہٹ پر کشش تھی، اور اس مسکراہٹ کے ساتھ ایک گال میں پڑنے والا ڈمپل اسے اور بھی حسین بنا رہا تھا۔

"ٹون!"

اسی لمحے اس کے موبائل پر نوٹیفکیشن آیا، جس نے اس کی سوچوں کا تسلسل توڑ دیا۔ ناگواری سے اس نے جیب سے موبائل نکالا۔

وٹس ایپ پر کچھ نوٹیفکیشن آئے تھے، مگر فون لاک ہونے کی وجہ سے وہ مکمل تفصیل نہ دیکھ سکا۔ اس نے نوٹیفکیشن پر ٹیپ کر کے لاک کھولا۔

ایک پرائیویٹ نمبر سے ایک تصویر آئی تھی۔ اس نے تصویر کھولی تو اس میں ایک گاڑی نظر آئی، جس کا پچھلا حصہ دکھائی دے رہا تھا۔

تصویر دیکھ کر وہ کچھ خاص سمجھ نہ پایا، لیکن جب اس نے تصویر کو زوم کیا تو نمبر پلیٹ پر نظر پڑی۔ نمبر جانا پہچانا لگا۔

اسی لمحے اس کے فون پر اسی پرائیویٹ نمبر سے کال آئی۔اس نے فوراً کال اٹھائی۔

"تمہیں اپنی محبوبہ کی گاڑی کا نمبر تو یاد ہے نا۔؟ یا میں بتاؤں۔؟"دوسری طرف سے مقابل نے طنزیہ انداز میں کہا۔

قادر چند لمحوں کے لیے کچھ سمجھ نہ پایا، مگر پھر جیسے اس کے دماغ میں جھماکہ ہوا۔۔

یہ تو جنہ کی گاڑی کا نمبر تھا!

"ت... تم کون ہو۔؟" قادر نے غصے میں چیخ کر پوچھا۔

"تمہاری محبوبہ آج ہماری دشمنی کی بھینٹ چڑھنے والی ہے۔"

"بچا سکتے ہو تو بچا لو!"دوسری طرف سے سفاک لہجے میں کہا گیا۔

مقابل کچھ سن نہیں رہا تھا بس اپنے بات کہہ رہا تھا۔

"اگر اسے کچھ بھی ہوا تو میں تمہیں زندہ نہیں چھوڑوں گا!" قادر غصے سے دھاڑا۔

"ہاہاہا!"دوسری طرف سے زہریلی ہنسی سنائی دی۔

"تم۔۔۔!" قادر کچھ اور کہنے ہی والا تھا کہ کال کاٹ دی گئی۔

Clubb of Quality Content

قادر کے چہرے پر خوف کے آثار نمایاں ہو گئے۔ وہ عام طور پر ایسی دھمکیوں سے نہیں ڈرتا تھا۔ پولیس آفیسر ہونے کے ناطے، اس کے پاس ایسی کالز اکثر آتی رہتی تھیں، مگر آج کی کال مختلف تھی۔

آج کا وار اس پر نہیں، بلکہ اس کے دل پر کیا گیا تھا۔

جنہ کوئی عام لڑکی نہیں تھی۔ وہ اس کی محبت تھی، اس کی پہلی اور آخری محبت۔

پریشانی کے عالم میں اس نے فوراً جنہ کا نمبر ڈھونڈنے کی کوشش کی، مگر ہاتھ کپکپانے لگے۔

نمبر اسکرین پر موجود تھا، مگر گھبراہٹ میں وہ اسے دیکھ نہیں پا رہا تھا۔

بمشکل سے خود کو سنبھالتے ہوئے اس نے جنہ کو کال ملائی۔ بیل جا رہی تھی...

(ایک گاڑی سڑک پر نارمل اسپیڈ سے چل رہی تھی۔

گاڑی میں ایک لڑکی بیٹھی تھی، جس نے گلابی رنگ کا کامدار جوڑا پہن رکھا تھا۔

جنہ کے نقوش واضح اور دلکش تھے۔ دبلی پتلی جسامت، صفاف چہرہ، چھوٹی سنہری آنکھیں اور دودھیا رنگت۔ اس کے بال گھنے، کالے اور ریشمی تھے، جو کمر تک آ رہے تھے۔ نیچے سے قدرتی طور پر ہلکے گھنگریالے، جیسے ابھی ابھی کرل کیے گئے ہوں۔ عمر بیس سال، اس کا قد نہ

Clubb of Quality Content

زیادہ لمبا تھا اور نہ ہی زیادہ چھوٹا، مگر وہ ان لڑکیوں میں شمار ہوتی تھی جنہیں خوبصورت کہا جاتا ہے۔

گاڑی میں ایک مدھر گانا بج رہا تھا:

"روشنی ہی روشنی ہے چار سُو، جو چار سُو

عشق ہے یہ عشق ہے۔۔۔"

وہ مزے سے گانے کی دھن پر گاڑی چلا رہی تھی، اسے اندازہ ہی نہیں تھا کہ یہ سیاہ رات اس پر کتنی بھاری پڑنے والی ہے۔

"جو چھپا ہے ہر نظر میں،

ہر طرف جو رُوبرو،

عشق ہے یہ عشق ہے۔۔۔"

تبھی اس کا موبائل بجا۔ اس نے اسکرین پر قادر بھائی کا نام دیکھ کر گانا بند کیا اور کال ریسیو کر لی۔)

"تم ابھی بھی اپنے دوست کے گھر ہی ہو نا۔؟ تم نے کہا تھا کہ آج وہیں رکو گی۔؟ تم وہیں ہو نا جنہ۔؟

پلیز گھر سے باہر مت آنا، میں تمہیں لینے آرہا ہوں۔ بس گھر میں ہی رہنا اور دروازہ مت کھولنا، چاہے کچھ بھی ہو جائے!"

قادر ایک ہی سانس میں بے شمار سوال کر گیا تھا، اور ساتھ ہی ساتھ جلدی میں اپنی گاڑی کی چابی پکڑ کر کمرے سے نکل رہا تھا۔

("ایک منٹ! چپ بھی ہو جاؤ! ایک بار میں کتنے سوال کر چکے ہیں؟" جنہ نے جھنجھلا کر کہا۔

"میں پانچ منٹ پہلے ہی دوست کے گھر سے نکل چکی ہوں۔ پارٹی میں ایک لڑکی سے میرا جھگڑا ہو گیا تھا، تو میں۔۔۔")

قادر، جو گاڑی میں بیٹھنے ہی والا تھا، جنہ کے یہ الفاظ سنتے ہی اس کا دل زور سے دھڑکنے لگا۔

جنہ کی باتیں جاری تھیں، مگر قادر کچھ بھی نہیں سن رہا تھا۔ جیسے ساری دنیا تھم سی گئی ہو۔

اس نے جلدی سے گاڑی اسٹارٹ کی اور جنہ سے بولا۔

"جنہ، میری بات سنو! تم کہاں ہو۔؟ میرے آنے تک گاڑی سے باہر مت نکلنا، اور کال بھی مت کاٹنا!"

(جنہ، قادر کی گھبراہٹ بھری آواز سن کر حیران رہ گئی۔اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کہ قادر ایسا کیوں کہہ رہا ہے۔

"ہوا کیا ہے۔؟ کچھ تو بتائیں۔؟" جنہ نے الجھن میں پوچھا۔

اچانک،ایک گاڑی اس کے سامنے آکر رک گئی۔جنہ نے ایکدم سے سامنے آتی گاڑی کو دیکھ کر فل سپیڈ میں بریک لگائی،گاڑی کے ٹائر بری طرح چرچرائے تھے۔

"کیا ہوا۔؟" قادر نے فوراً پوچھا،جب اس نے ٹائر کے چرچرانے کی آواز سنی۔

اس گاڑی سے تین چار آدمی نکلے،جن کے ہاتھ میں بندوقیں تھیں۔

جنہ کے ہاتھ کانپنے لگے۔اس نے خوفزدہ نظروں سے ان آدمیوں کو دیکھا۔

قادر،جنہ کی خاموشی سے سب کچھ سمجھ چکا تھا۔

"جنہ!گاڑی پیچھے کرو!" قادر نے سخت لہجے میں کہا۔

جنہ فوراً ہوش میں آکر گاڑی ریورس کرنے لگی،مگر جیسے ہی اس نے پیچھے ہٹنے کی کوشش کی، ایک اور گاڑی پیچھے آکر رک گئی۔

اب اس کا راستہ مکمل طور پر بند ہو چکا تھا۔

اس نے آگے اور پیچھے دیکھا۔دونوں طرف مسلح لوگ کھڑے تھے۔

"بھائی! مجھے بچالو! ان لوگوں کے ہاتھ میں گن ہے، یہ لوگ مجھے ماردیں گے!" جنہ نے گھبرا کر کہا۔)

"جنہ! گاڑی سے باہر مت آنا! میں بس پہنچ رہا ہوں!" قادر نے کہتے ہی اپنی گاڑی کی اسپیڈ فل کر دی۔

اسے لگ رہا تھا کہ آج اس کی دنیا اجڑنے والی ہے۔

اس نے تو ابھی تک جنہ کو اپنی محبت کا اظہار بھی نہیں کیا تھا۔ وہ اسے کھونا نہیں چاہتا تھا۔

وہ گاڑی کی رفتار بڑھا رہا تھا، مگر اسے لگ رہا تھا کہ اسپیڈ بہت کم ہے، حالانکہ وہ فل اسپیڈ پر گاڑی چلا رہا تھا۔

اگر اس کے بس میں ہوتا تو وہ ڈورے مون کا جادوی دروازہ لے کر سیدھا جنہ کے پاس پہنچ جاتا!

ایک پولیس آفیسر ہونے کے باوجود، اس نے آج کتنے سگنل توڑے، اسے خود بھی نہیں معلوم تھا۔۔۔

♡♡___♡___♡___♡♡

ایک شخص ہیوی بائک پر بیٹھا تیزی سے کبھی بائک چلاتا، تو کبھی اسٹنٹ کرتا ہوا سڑک پر موٹر سائیکل دوڑ رہا تھا۔اسے اپنی جان کی پرواہ بھی نہیں تھی کہ اگر اسٹنٹ کے دوران گر گیا یا کوئی حادثہ ہو گیا تو کیا ہو گا۔؟

وہ رش والی سڑکوں پر بھی اسٹنٹ کر رہا تھا۔ کبھی موٹر سائیکل کے آگے کا پہیہ اٹھا دیتا، کبھی پیچھے کا،اور کبھی اسے دائیں یا بائیں جھکا دیتا۔سامنے ایک موڑ دیکھا تو فوراً بائک اسی طرف موڑ دی۔

اب وہ ایک کھلی سڑک پر آ چکا تھا، جہاں پہنچتے ہی اس نے موٹر سائیکل کی رفتار کم کر دی۔

♡♡___♡___♡___♡♡

وہ لوگ گاڑی کے چاروں طرف کھڑے تھے، جبکہ جنہ ابھی بھی گاڑی کے اندر تھی۔وہ لوگ اسے باہر آنے کو کہہ رہے تھے، مگر جنہ باہر نہیں آ رہی تھی۔

وہ لوگ اگر چاہتے تو اسے گاڑی میں ہی مار سکتے تھے، مگر ایسا نہیں کیا۔انہوں نے گاڑی کا دروازہ کھولا اور زبردستی اسے باہر کھینچ لیا، جس سے اس کا موبائل گاڑی میں ہی گر گیا۔

"ہیلو، ہیلو، جنہ؟ جنہ۔؟" قادر موبائل کے دوسری طرف چیخ رہا تھا۔

جنہ نے خود کو چھڑانے کی بہت کوشش کی، مگر کامیاب نہ ہو سکی۔ جس غنڈے نے اس کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا، اس نے اسے دھکا دے کر سڑک کے بیچوں بیچ چھوڑ دیا۔ جنہ لڑکھڑائی، مگر خود کو سنبھال لیا۔

ایک شخص نے جنہ پر پستول تان لی۔ باقی سب نے اسے چاروں طرف سے گھیر رکھا تھا۔ سب کے چہرے نقاب سے ڈھکے ہوئے تھے۔ جس نے پستول تان رکھی تھی، وہ اب ٹریگر دبانے والا تھا۔ جنہ نے آنکھیں بند کر لیں۔

("تم میری بیٹی ہو، جنہ! ایک پولیس والے کی بیٹی۔

تم پر یا اس خاندان پر کبھی کوئی مصیبت آئے اور میں تمہارے ساتھ نہ ہوں، تو تمہیں خود کو اور اپنے خاندان کو محفوظ رکھنا ہوگا۔

ہماری زندگی میں دشمن آتے رہیں گے، کیونکہ میں پولیس افسر ہوں، تمہارا بھائی بھی پولیس میں ہے، اور ہم سے بہت سے لوگوں کو دشمنی ہے۔

کیا تم میرا ساتھ دو گی۔؟")

جنہ کے دماغ میں اس کے والد کی کہی ہوئی باتیں گونجنے لگیں۔

"میں تم جیسے شیطانوں سے نہیں ڈرتی!" جنہ نے آنکھیں بند کیے ہوئے ہی کہا۔

پھر جیسے ہی اس نے آنکھیں کھولیں، اس کے سامنے گن کا ٹریگر دبایا جا چکا تھا۔ گولی انتہائی تیزی سے اس کی طرف آئی، مگر جنہ نے ایک جھٹکے سے خود کو دوسری طرف گرادیا۔ گولی اسے لگنے کے بجائے پیچھے کھڑے ایک غنڈے کو جا لگی، جو وہیں گر گیا۔ یہ سب اتنی تیزی سے ہوا کہ کسی کو سمجھ ہی نہ آیا کہ کیا ہوا۔

وہ پہلے ڈری ہوئی تھی، کیونکہ وہ ایک تھی اور وہ لوگ پانچ، اور سب کے پاس ہتھیار تھے۔ مگر اسے یوں آسانی سے کوئی مار نہیں سکتا تھا، کیونکہ وہ ایک پولیس آفیسر کی بیٹی اور بہن تھی۔

اب دو غنڈوں نے جنہ کو پکڑ لیا، اور وہی شخص دوبارہ اس پر گن تان چکا تھا۔ جنہ نے چھڑانے کی بہت کوشش کی، مگر بے سود۔

تبھی دور سے ہیڈلائٹس کی روشنی ان سب پر پڑی۔ سب نے اس روشنی کی طرف دیکھا۔ ایک بائیک ان کے پاس آکر رکی۔ بائیک پر ایک مرد سوار تھا، جس نے ہیلمٹ کا شیشہ اوپر کیا۔

جنہ اور اس شخص کی نظریں ملیں۔ سنہری آنکھیں، کرسٹل گرے آنکھوں سے جا ٹکرائیں۔
کچھ دیر دونوں ایک دوسرے کو دیکھتے رہے۔ وہ شخص بائیک سے اترا، ہیلمٹ اتارا، اور بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے ان کے سامنے آ کھڑا ہوا۔

گوری رنگت، گہرے بھورے سلکی بال، جو پیشانی پر بکھرے ہوئے تھے۔ بلیک ٹی شرٹ، بلیک پینٹ، اور کھلے زپ والا بھورا جیکٹ۔ عمر چھبیس سال، لمبا قد، اور افف، وہ آنکھیں! وہ کسی کو بھی ایک بار پلٹ کر دیکھنے پر مجبور کر سکتی تھیں۔ کرسٹل گرے آنکھیں، جو اس کے چہرے کو مزید پُرکشش بنا رہی تھیں۔

"دیکھو لڑکے، چپ چاپ چلے جاؤ، نہیں تو۔؟" جس شخص نے جنہ پر گن تان رکھی تھی، وہ شاید ان سب کا لیڈر تھا۔

"نہیں تو۔؟" اس اجنبی نے بڑے پُرسکون انداز میں پوچھا۔

"نہیں تو تم بھی اس لڑکی کے ساتھ مارے جاؤ گے۔"

"اچھا۔؟ پہلے اسے مارو گے یا مجھے۔؟"

"چلو، میں تمہارا فیصلہ آسان کر دیتا ہوں!" وہ شخص کہتے ہوئے جنہ کے پاس چلا آیا تھا۔

"پہلے مجھے مار دو، ورنہ میں تمہیں اس لڑکی کو نقصان نہیں پہنچانے دوں گا!"

"مارو مجھے!" اس نے دوبارہ کہا، جبکہ غنڈے ایک دوسرے کو دیکھنے لگے۔

جنہ حیرت سے اسے دیکھ رہی تھی۔ وہ اس کی مدد کیوں کر رہا تھا۔؟ اگر کوئی اور ہوتا تو بھاگ جاتا۔ کوئی بھی کسی کے گلے کی مصیبت خود کے گلے کیوں لیگا۔؟ کوئی کسی اجنبی لڑکی کو یوں کیوں بچائے گا۔؟

"تم پاگل ہو۔؟ یہ کیا بول رہے ہو۔؟ چلے جاؤ یہاں سے، وہ لوگ سچ میں مار دیں گے!" جنہ نے اسے سمجھانے کی کوشش کی۔

"کیسی لڑکی ہو یار تم! میں تمہیں بچا رہا ہوں اور تم مجھے بھاگنے کو کہہ رہی ہو۔؟" وہ خود نہیں جانتا تھا کہ وہ اس کو کیوں بچا رہا ہے۔ بس اس کے دل نے اس کو یہاں سے اس کو چھوڑ کر جانے نہیں دیا۔

وہ جانتا تھا کہ اس سے اسکی جان خطرے میں آسکتے ہے۔ پر پھر بھی اس نے اس کو بچانے کا سوچ لیا اور آپنی جان کو خطرے میں ڈالا۔

اب ایک غنڈہ آگے بڑھا اور اپنی گن کے پچھلے حصے سے اسے مارنے کی کوشش کی، مگر وہ پھرتی سے پیچھے ہٹا، جس سے وار خالی گیا۔ پھر اس نے اپنے پاؤں کی مدد سے غنڈے کی ٹانگیں الجھا کر اسے زمین پر گرا دیا۔

Clubb of Quality Content

جنہ تو اس کی فائٹنگ دیکھ کر شوک سے آنکھیں پھاڑ کر اس شخص کو دیکھ رہی تھی۔ آخر وہ کون تھا۔؟

دوسرا غنڈہ حملہ کرنے آیا تو اس نے گھٹنے پر زوردار ضرب لگائی، جس سے وہ جھک گیا۔ پھر اس کے ناک پر ایک زوردار مکہ رسید کیا، اور وہ وہیں ڈھیر ہو گیا۔

اب ایک اور غنڈہ آگے بڑھا، مگر اس اجنبی نے ایک ہی گھونسا مار کر اسے زمین پر گرا دیا۔

آخر میں ان کا لیڈر سامنے آیا۔ اس نے اس اجنبی پر مکہ جمایا، جس سے وہ تھوڑا پیچھے ہٹا۔ جنہ کو فکر ہونے لگی۔

لیڈر نے گن نکالی اور نشانہ باندھ لیا، مگر اس اجنبی نے پھرتی سے ٹانگ مار کر گن نیچے گرا دی۔ گن جا کر کہیں دور نیچے گیری۔ پھر ایک کے بعد ایک مکے مار کر اسے بھی زمین پر گرا دیا۔

اب وہ چلتا ہوا جنہ کے پاس آیا۔

"تم ٹھیک ہو۔؟" وہ خود نہیں جانتا تھا کہ اس نے یہ کیوں پوچھا، مگر پوچھ چکا تھا۔

"ہاں، مگر تمہیں چوٹ لگ گئی ہے۔" جنہ نے پریشانی سے اس کی طرف دیکھا۔

"کچھ نہیں ہوتا ہے چھوٹی چوٹ ہے۔"

اچانک، جو غنڈہ بے ہوش پڑا تھا، وہ اٹھا اور گولی چلادی! جنہ کا رخ دوسری طرف تھا، مگر وہ شخص دیکھ چکا تھا۔اس نے ایک جھٹکے میں جنہ کو دھکا دیا، اور خود گولی کھالی۔

جنہ کے اوسان خطا ہو گئے۔ وہ تیزی سے اس کے پاس پہنچی۔

"ت... تم ٹھیک ہو۔؟" اس کے چہرے پر ہاتھ رکھتے ہوئے پوچھا، مگر وہ بول نہیں سکا۔

"آنکھیں مت بند کرنا! ہم اسپتال جارہے ہیں!" جنہ نے گاڑی میں بٹھایا اور اسپتال کی طرف گاڑی دوڑا گئی۔

"آنکھیں مت بند کرنا جو بھی نام ہے تمہارا۔؟" جنہ نے گاڑی چلاتے ہوئے کہا۔

"د... دا... دائم۔"

اس نے اپنا نام بڑی مشکل سے ادا کیا تھا۔ جنہ نے جلدی سے اپنا موبائل اٹھایا اور ایک نمبر پر کال ملائی۔ بیل جارہی تھی۔

"جنہ، تم ٹھیک ہو نا۔؟ میں بس پہنچنے ہی والا ہوں۔"

وہ دیر سے پہنچا تھا کیونکہ اس کے گھر سے جنہ کی دوست کے گھر تک تقریباً ایک گھنٹے کا راستہ تھا۔

یہی وجہ تھی کہ جنہ نے اسے وہاں رکنے کو کہا تھا۔ وہ دوست جنہ کی بچپن کی سہیلی تھی اور اس نے جنہ سے وہاں آنے کی بہت منت کی تھی۔

"بھائی، آپ فوراً قریبی اسپتال آجائیں!"

جنہ نے گھبرائے ہوئے کہا اور کچھ سنے بغیر فوراً کال کاٹ دی۔

دائم نیم بے ہوشی کی حالت میں تھا، لیکن اس کے کانوں میں سب آوازیں آ رہی تھیں۔

پورے راستے جنہ اسے بار بار آنکھیں کھولنے کے لیے کہتی رہی۔

جب وہ اسپتال پہنچے تو جنہ جلدی سے گاڑی سے اتری اور تھوڑی دیر بعد ایک ڈاکٹر اور تین اسپتال کے عملے کے افراد کے ساتھ واپس آئی۔ ان میں سے ایک اسٹریچر لیے ہوئے تھا، جبکہ باقی دو ڈاکٹر کے ساتھ گاڑی کی طرف بڑھے۔ انہوں نے دائم کو اسٹریچر پر منتقل کیا۔

"یہ پولیس کیس ہے، میڈم۔ پہلے آپ پولیس کو اطلاع دیں۔" ڈاکٹر نے سنجیدگی سے کہا۔

"میں نے پولیس کو اطلاع دے دی ہے، آپ فوراً آپریشن شروع کریں!" جنہ نے سخت لہجے میں کہا۔

"جب تک پولیس نہیں آتی، ہم آپریشن نہیں کر سکتے۔" ڈاکٹر نے جواب دیا۔

"اگر وہ مر گیا تو میں آپ پر اور اس اسپتال کے خلاف مقدمہ کر دوں گی۔ فوراً علاج شروع کریں!" جنہ تقریباً چلائی تھی۔

"کیا وہ آپ کے شوہر ہیں؟" ڈاکٹر نے سوال کیا۔

جنہ نے ڈاکٹر کی بات سن کر دائم کی طرف دیکھا۔ وہ تکلیف سے کراہ رہا تھا۔

"پتا نہیں ڈاکٹر کو رشتے جاننا ضروری کیوں ہوتا ہے۔؟" جنہ نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"نہیں، پروسی کا شوہر ہے!" جنہ نے غصے سے کہا۔ ڈاکٹر اس کے جواب پر خاموش ہو گیا۔ جواب ہی ایسا دیا گیا تھا کہ ڈاکٹر بھی چپ ہو گیا۔ جبکہ دائم جو درد سے کراہ رہا تھا، جنہ کی بات سن کر مسکرا دیا۔

ان دونوں کے درمیان کچھ دیر بحث ہوتی رہی۔ تبھی جنہ نے کاریڈور میں قادر کو آتے دیکھا۔ وہ نیٹ ڈریس میں تھا، بال بکھرے ہوئے تھے۔

وہ جو کبھی بھی گھر سے نکلتے وقت اپنا یونیفارم اور بال سیٹ کیے بغیر باہر نہیں جاتا تھا، آج اس حالت میں چلا آیا تھا۔

"تم ٹھیک ہو۔؟ کہیں چوٹ تو نہیں لگی۔؟ اور اگر کچھ نہیں ہوا تو اسپتال کیوں آئی ہو۔؟" قادر نے قریب آکر پریشانی سے پوچھا۔

"مجھے کچھ نہیں ہوا، بلکہ مجھے بچاتے ہوئے اسے چوٹ لگ گئی۔" جنہ نے اسٹریچر پر پڑے بے ہوش وجود کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

قادر نے آگے بڑھ کر دائم کو دیکھا، جواب مکمل بے ہوش تھا۔اس کے چہرے کے تاثرات بدل گئے۔ غصہ، نفرت، اور جانے کیا کچھ اس کی آنکھوں میں تھا۔

"بھائی، یہ لوگ آپریشن نہیں کر رہے۔آپ تو پولیس والے ہیں، کچھ کریں!" جنہ نے پریسانی سے کہا تھا۔

"جنہ، چلو یہاں سے!" قادر نے سخت لہجے میں کہا۔

"پر بھائی..." جنہ حیرانی سے بولی، کیونکہ اس نے اپنے بھائی کو اس روپ میں پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا۔

"چلو!" قادر کا لہجہ حتمی تھا۔

"بھائی، اس نے میری جان بچائی ہے۔اگر اس کا علاج نہ ہوا تو وہ مر جائے گا!"

"مرے گا تو مر جائے!" قادر نے غصے میں کہا۔جنہ اس کی بات سن کر دو قدم پیچھے ہٹ گئی۔وہ کچھ دیر اپنے بھائی کو دیکھتی رہی۔

وہی شخص جو دوسروں کی جان بچانے کے لیے کسی بھی حد تک جا سکتا تھا، آج کسی کو بچانے کے لیے تیار نہیں تھا۔

"ٹھیک ہے، آپ مدد نہیں کریں گے۔؟ مت کریں! لیکن میں اسے اس حال میں نہیں چھوڑ سکتی۔ اس نے میری مدد کی، تو میں اسے اکیلا کیسے چھوڑ دوں۔؟" جنہ کہتے ہوئے ڈاکٹر کے کمرے کی طرف بڑھ گئی۔

"رکو! میں مدد کر رہا ہوں۔" قادر نے گہری سانس لیتے ہوئے کہا۔ وہ جنہ کو ناراض نہیں کر سکتا تھا۔

وہ ڈاکٹر کے پاس گیا، اور کچھ دیر بعد نرس کو دائم کو آپریشن تھیٹر لے جاتے دیکھا۔ قادر بھی ڈاکٹر کے کمرے سے باہر آیا اور ساتھ میں وہ فون پر کسی سے بات کر رہا تھا۔

"ہاں، وہاں کا سب کچھ صاف کر دو، اور اگر کوئی زندہ ہے تو اسے میرے فارم ہاؤس بھیج دو۔ جو مر گیا ہے، ان کی لاشیں ٹھکانے لگا دو۔" وہ بات کرتا ہوا جنہ کی طرف آ رہا تھا۔

"اور ہاں، یہ سب کچھ صبح ہونے سے پہلے ہو جانا چاہیے!" قادر نے کہتے ہی کال کاٹ دی۔

"جنہ، تم ابھی میرے ساتھ گھر چل رہی ہو!" قادر نے اب جنہ کی طرف توجہ دی۔

"پر بھائی، کم از کم آپریشن تو ہو جانے دیں۔ یہ تو پتا چل جائے کہ وہ محفوظ ہے یا نہیں!"

"جنہ، تمہارے کہنے پر میں نے اس کا آپریشن شروع کروادیا ہے۔

"اب وہ مرے یا بچے، مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا!" قادر کا لہجہ ادائم کے بات پر شخت ہو جاتا تھا۔

"پر وہ یہاں اکیلا رہے گا..."

"میں تمہیں گھر چھوڑ کر واپس آجاؤں گا۔ چاچو اور چاچی تمہارا انتظار کر رہے ہیں، وہ تمہارے لیے پریشان ہیں۔" قادر نے نرمی سے سمجھانے کی کوشش کی۔

تھوڑی دیر بعد، جنہ قادر کے ساتھ گاڑی میں بیٹھ کر اسپتال سے نکل گئی۔

"اب بتاؤ، ہوا کیا تھا۔؟" قادر نے گاڑی چلاتے ہوئے پوچھا۔

"وہ لوگ مجھ پر گولی چلا رہے تھے۔۔۔۔"

اور پھر جنہ نے قادر کو سارا واقعہ سنا دیا۔اس کی بات سنتے ہی قادر کے چہرے پر غصہ بڑھتا چلا گیا۔

♡♡___♡___♡___♡♡

صبح ہو چکی تھی۔ سورج پوری آب و تاب سے چمک رہا تھا۔

قادر اسپتال کے کمرے میں بیٹھا ادائم کو دیکھ رہا تھا۔ بار بار پرانی یادیں اس کے ذہن میں گھوم رہی تھیں۔ وہ مزید وہاں نہیں رک سکا اور روم سے نکل گیا۔ کچھ دیر بعد ایک نرس آئی۔

"سر، مریض کو ہوش آگیا ہے، وہ اپنی بیوی کو بلا رہے ہیں۔"

نرس کی بات سنتے ہی قادر کے چہرے پر غصے کے آثار نمایاں ہو گئے۔

"آپ جائیں، میں اسے اس کی 'بیوی' سے ملا دوں گا۔" قادر نے زبردستی بیوی کا لفظ ادا کیا تھا۔ نرس اس کی بات سن کر چلی گئی۔

"بیوی سے ملے گا؟ چل، آج تجھے موت کی فرشتے سے ملا دیتا ہوں!" قادر بڑبڑاتے ہوئے دائم کے کمرے کی طرف بڑھا۔

کمرے کا دروازہ کھلا، اور قادر اندر آیا۔ دائم نیم دراز تھا، آنکھیں بند کیے لیٹا ہوا تھا۔ دروازے کی آواز پر اس نے آنکھیں کھولیں اور سامنے کھڑے شخص کو دیکھ کر حیرت سے دوبارہ آنکھیں بند کر کے کھولیں۔

"یہ خواب تو نہیں۔؟" دائم نے آنکھیں کھول کر پھر سے قادر کو دیکھ کر آہستہ سے کہا۔

"نہیں، خواب نہیں دیکھ رہے ہو، میں حقیقت میں تمہارے سامنے ہوں!" قادر نے تلخی سے کہا۔

"وہ لڑکی کہاں ہے جو مجھے یہاں لائی تھی۔؟" دائم نے خود کو سنبھالتے ہوئے پوچھا۔

"وہ اب نہیں آئے گی۔"

"مجھے تم سے دوبارہ مل کر کوئی خوشی نہیں ہوئی۔!" دائم نے طنزیہ کہا۔

"مجھے بھی نہیں۔!" قادر نے جواب دیا۔

"تم آج ہی اسپتال سے ڈسچارج ہو رہے ہو!"

"کیوں؟ میری زخم ابھی بھرے نہیں ہیں، اور مجھے ابھی دو دن یہاں رہنے کی اجازت ہے!"

"اور جب خرچا آپ کا نہ ہو تو رہنے میں کیا حرج ہے۔" دائم نے پہلے سنجیدگی سے اور لسٹ میں مسکرا کر کہا۔

"تم ڈسچارج ہو رہے ہو، اور ابھی ہو رہے ہو!" قادر نے آگے بڑھ کر اس کے سینے پر انگلی رکھی، جہاں اسے گولی لگی تھی۔

"آہھہ!" دائم درد سے کراہ اٹھا۔

"کتنے ظالم انشان ہو تم! زخمی آدمی کو مرہم دینے کے بجائے تکلیف دے رہے ہو۔؟ شرم کرو شرم۔" دائم نے غصے سے کہا۔

"میرا تو دل کر رہا ہے کہ ابھی تمہیں ختم کر دوں، اور تم مرہم کی بات کر رہے ہو!" قادر نے دبے دبے غصے سے کہا۔ دائم اس کی بات پر مسکرا دیا۔

"جیسے پہلے چپ چاپ چلے گئے تھے، ویسے اب بھی چلے جاؤ!" قادر نے بے نیازی سے کہا۔

قادر دروازے تک پہنچا، مگر رک گیا۔ وہ دوبارہ دائم کی طرف مڑا۔

"مسٹر دائم رضا میر، جنہ صدیقی سے دور رہنا۔ اور اسے میری دھمکی سمجھنا!"

یہ کہہ کر قادر دروازہ کھول کر باہر نکل گیا۔ جبکہ دائم کچھ دیر دروازے کو دیکھتا رہا۔

♡♡___♡___♡___♡♡

ایک چھوٹا مگر عالیشان گھر تھا۔

گھر میں داخل ہوتے ہی سامنے سیڑھیاں نظر آتی تھیں، اور دائیں طرف ایک کمرہ تھا جہاں سے آوازیں آرہی تھیں۔ اندر جانے پر حیرت ہوتی۔۔ فرش پر چپس کے خالی پیکٹ بکھرے تھے، اور ٹی وی چل رہا تھا۔

جنہ صدیقی سوفے پر بیٹھی کرائم شو دیکھ رہی تھی، اور ٹیبل پر فاسٹ فوڈ کے کئی پیکٹ رکھے تھے۔ وہ اس قدر مگن تھی کہ کسی کے قریب آنے کا بھی احساس نہیں تھا۔

"جنہ، یہ کیا کررہی ہو۔؟" ایک لڑکی پاس آکر بیٹھ گئی اور کمرے کی حالت دیکھ کر حیران ہوئی۔

وہ دبلی پتلی، سنہری آنکھوں والی، عمر 23 سال۔اس کا قد جنہ سے تھوڑا جدا تھا۔کندھوں تک کالے ریشمی بالوں والی خوبصورت لڑکی تھی۔

"پڑھائی کر رہی ہوں!" جنہ نے مزاحیہ انداز میں کہا اور چپس کا ایک اور ٹکڑا منہ میں ڈال لیا۔

"جنہ، مذاق مت کرو یار!"اس نے تھوڑا غصے سے کہا تھا۔

"پہلے مذاق شروع کس نے کیا؟"

"کل رات تم پر حملہ ہوا، اور آج تم آرام سے ٹی وی دیکھ رہی ہو۔؟"اس کا لہزا حیرت والا تھا۔

"ہاں، تو کیا کروں؟ بیٹھ کر روؤں کہ جنہ صدیقی پر حملہ ہوا۔؟" جنہ نے لاپرواہی سے کہا۔

"اگر میں تمہاری جگہ ہوتی تو خود کو کمرے میں بند کر لیتی!"اس نے خود کو اس جگہ پر رکھ کر کہا تھا۔

"مما نے کہا تھا کہ وہاں مت جاؤ، اگر تم ان کی بات مان لیتیں تو یہ سب نہ ہوتا!"اس نے پہلے دن کی بات کو یاد کر کے اس کو کہا تھا۔

"سنے اقراء آپی۔"

"جو ہماری تقدیر میں لکھا ہوتا ہے، وہ ہو کر رہتا ہے، اور جہاں یہ ہونا ہوتا ہے، وہاں اللہ ہمیں کسی نہ کسی وجہ سے لے ہی جاتا ہے۔ چاہے ہم وہاں جانے سے کتنا ہی بھاگ لیں۔" جنہ ایسی ہی تھی کبھی ایسی حرکات کرتی کی لوگوں کو اس پر ہسی آجاتی یہ کبھی ایسی باتیں کرتی کے لوگوں کا منہ بند کرادیتی تھیں۔

"اچھا چلو، یہ سارا گند جو تم نے پھیلایا ہوا ہے، اسے صاف کرو۔" اقراء سوفے سے اٹھتے ہوئے اپنی انگلی پورے کمرے میں گھماتے ہوئے بولی۔

"کیا آپ میری ایک مدد کریں گی؟" جنہ نے اقراء کو جاتے دیکھ کر کہا۔

"پہلے بتاؤ کیسی مدد چاہیے، پھر میں سوچوں گی۔" اقراء جنہ کی طرف مڑ کر بولی۔

"یہاں بیٹھو۔" جنہ نے اپنے ہاتھ سے سوفے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ اقراء نے اسے کچھ لمحے دیکھا، پھر اس کے پاس بیٹھ گئی۔

"وہ... وہ مجھے ہسپتال جانا ہے۔"

"کیوں؟ تمہیں کل کہیں چوٹ لگی تھی کیا؟" اقراء نے پریشانی سے پوچھا۔

"پہلے میری پوری بات تو سن لو۔" جنہ نے اقراء کو اپنی فکر مند نظروں سے دیکھ کر کہا۔

"مجھے ہسپتال دائم کو دیکھنے جانا ہے، جس نے کل میری جان بچائی تھی۔"

"میں اس معاملے میں تمہاری کوئی مدد نہیں کر سکتی، جنہ۔"

"تم جانتی ہو، بابا نے سختی سے منع کیا ہے کہ تم کچھ دن گھر سے باہر نہ جاؤ،اور انہوں نے سیکیورٹی گارڈز کو بھی یہ ہدایت دے رکھی ہے۔"اقراء نے صاف انکار کرتے ہوئے کہا۔

"آپی، تم میری مدد کر سکتی ہو۔وہ کیا سوچے گا؟ کہ میں کتنی بدتمیز ہوں،اس نے میری جان بچائی اور میں ایک بار بھی یہ جاننے نہیں گئی کہ وہ زندہ ہے یا نہیں؟" جنہ نے معصومیت سے پلکیں جھپکاتے ہوئے کہا۔

اقراء اس کی حرکت دیکھ کر مسکرا دی،اور اس کا مسکرانا اس بات کا واضح اشارہ تھا کہ وہ مان چکی ہے۔

"تھینک یو سو مچ! یو آر دی بیسٹ سسٹر ان دی ورلڈ!" جنہ نے خوشی سے اقراء کے گلے لگتے ہوئے کہا۔

"اچھا چلو، زیادہ مکھن مت لگاؤ۔"اقراء نے اسے خود سے دور کرتے ہوئے کہا۔

"میں مکھن نہیں لگا رہی، میں سچ کہہ رہی ہوں!" جنہ نے منہ بسورتے ہوئے کہا۔اور پھر دونوں ہنس پڑیں۔

جنہ ہنس رہی تھی کہ اچانک اس کی نظر قادر پر پڑی، جو وہاں سے گزر رہا تھا۔

"قادر بھائی آ گئے ہیں! میں ان کے پاس جا رہی ہوں۔" جنہ نے کہا اور دروازے کی طرف بھاگ گئی۔

"جنہ! یہ سب صاف کون کرے گا؟" اقراء نے جنہ کو جاتے دیکھ کر آواز لگائی۔

"میری سیکنڈ مادر!" جنہ نے بغیر رکے جواب دیا اور کمرے سے نکل گئی۔

اقراء نے پورے کمرے پر نظر دوڑائی۔ وہ جان چکی تھی کہ جنہ کا مطلب کیا تھا، اور پھر اس نے کمرہ صاف کرنا شروع کر دیا۔

"بھائی! بھائی! رُکو!۔" جنہ قادر کو کمرے کا دروازہ کھولتے دیکھ کر چلاتی ہے۔

قادر، جنہ کی آواز سن کر مڑتا ہے اور اسے اپنی طرف دوڑتے ہوئے آتا دیکھ کر وہیں رک جاتا۔

جنہ جلدی سے اس کے پاس آ رہی تھی کہ اچانک اس کا پاؤں کسی چیز میں پھنس جاتا، اور وہ گرنے لگتی۔ قادر فوراً اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے گرنے سے بچا لیتا۔

اب وہ قادر کے ایک ہاتھ کے سہارے کھڑی تھی۔ اگر وہ نہ پکڑتا تو وہ منہ کے بل زمین پر گر جاتی۔ جنہ نے گرنے کے خوف سے آنکھیں بند کر لی تھیں۔ قادر نے دوسرے ہاتھ سے سہارا دے کر اسے سیدھا کھڑا کیا۔

Clubb of Quality Content

"تم ٹھیک ہو۔؟ کہیں چوٹ تو نہیں لگی۔؟"

"نہیں۔" جنہ نے اپنا دوپٹہ درست کرتے ہوئے جواب دیا۔

"دیکھ کر چلا کرو۔" قادر نے نرمی سے کہا۔کچھ دیر دونوں خاموش رہے۔

"کیا تمہیں کچھ پوچھنا ہے۔؟" قادر نے اس کی خاموشی محسوس کر کے پوچھا۔

"ہاں...وہ...وہ دائم ٹھیک ہے نا۔؟" جنہ کے سوال پر قادر کے چہرے کے تاثرات بدل گئے۔

ابھی چند لمحے پہلے اس کے چہرے پر مسکراہٹ اور آنکھوں میں چمک تھی، مگر اب وہاں نفرت اور غصہ نظر آرہا تھا۔

"ہاں، وہ ٹھیک ہے اور ڈسچارج بھی ہو گیا ہے۔" قادر نے جھوٹ بولا۔کیوں کے دائم کے باتوں نے اس کو اچھے سے یہ تو بتا دیا تھا کہ وہ ابھی تو ڈسچارج نہیں ہونے والا۔

"اتنی جلدی۔؟ مگر کیوں۔؟" جنہ حیرت سے بولی۔

"پتہ نہیں۔" قادر نے مختصر جواب دیا۔

پھر ایک بار خاموشی چھا گئی۔

"ٹھیک ہے، میں جا رہا ہوں۔" قادر نے کہا اور چل دیا۔

جنہ خاموشی سے اسے جاتے ہوئے دیکھتی رہی، مگر نہ جانے کیوں، اسے قادر کی بات پر یقین نہیں آیا کہ وہ اتنی جلدی ڈسچارج ہو کر چلا جائے گا۔

♡♡___♡___♡___♡♡

دن شام میں ڈھل چکا تھا۔

جنہ اپنے کمرے کے آئینے کے سامنے تیار کھڑی تھی۔

اس نے سادہ سا ہرے رنگ کا سوٹ پہن رکھا تھا۔

"تم تیار ہو۔؟" اقراء نے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے پوچھا۔

"ہاں۔" جنہ نے ایک لفظی جواب دیا۔

"باہر راستہ صاف ہے نا۔؟" جنہ نے اقراء کی طرف دیکھ کر پوچھا۔

"میں تو اب بھی کہہ رہی ہوں، مت جاؤ۔" اقراء نے ایک بار پھر اسے روکنے کی کوشش کی۔

"آپی، آپ جانتی ہیں نا کہ میں جو ایک بار فیصلہ کر لوں۔ اسے کوئی نہیں بدل سکتا۔ کوئی بھی نہیں۔"

"سنو، بابا اور قادر بھائی کے آنے سے پہلے گھر آ جانا۔"

"اوکے، میری جان۔"

"سب سنبھال لینا، اور کچھ بھی ہو تو فوراً کال کر دینا۔" جنہ مسکراتے ہوئے بولی۔

اقراء، جنہ کی سب سے بڑی رازدار تھی، اور بہن سے بہتر رازدار کوئی ہو سکتا ہے۔؟

"چلو۔" جنہ نے کہا اور بیڈ سے اپنا پرس اور موبائل اٹھایا۔

"ارے، یہ سب لے کر نیچے جاؤ گی۔؟" اقراء نے اس کا پرس دیکھ کر کہا۔

"کیا مطلب۔؟" جنہ نے الجھ کر پوچھا۔

"اگر مما نے تمہیں اس پرس اور ہیلز میں دیکھ لیا، تو سمجھو ہم پکڑے گئے۔"

"تو پھر کیا کروں۔؟" جنہ نے اقراء سے پوچھا۔

"پرس دو، اور یہ ہیلز بھی اتارو۔"

جنہ نے خاموشی سے اپنا پرس اقراء کے حوالے کیا اور جیسے ہی وہ ہیلز اتارنے کے لیے صوفے پر بیٹھی، اقراء کھڑکی کی طرف بڑھی۔

جنہ نے ہیلز اتار کر اقراء کی طرف دیکھا ہی تھا کہ اسے اپنا پرس کھڑکی سے نیچے گرتے دیکھ کر وہ حیرت سے اقراء کی طرف لپکی۔

"یہ تم نے کیا کیا۔؟ میرا پرس!" جنہ نے صدمے سے کہا اور کھڑکی سے نیچے جھانکنے لگی۔

"ہیلز دو۔" اقراء نے ہاتھ بڑھایا۔

"اقراء، مانگی ہیں۔ کہیں ٹوٹ نہ جائیں۔" جنہ نے معصومیت سے کہا۔

"تمہیں جانا ہے یا نہیں۔؟" اقراء نے چہرے پر سنجیدگی لاتے ہوئے کہا۔

"پلیز، دھیان سے! ٹوٹنی نہیں چاہئیں۔" جنہ نے اپنی ہیلز دیتے ہوئے کہا۔

اقراء نے بغیر کچھ کہے وہ بھی کھڑکی سے نیچے پھینک دیں۔

"موبائل نہیں دے سکتی!" جنہ نے اقراء کے ہاتھ کی طرف دیکھتے ہوئے فوراً کہا۔

"ہیلز ٹوٹ بھی گئیں تو زیادہ فرق نہیں پڑے گا۔ لیکن اگر موبائل ٹوٹ گیا تو دل، گردہ، پھیپھڑے سب باہر آ جائیں گے!"

"اور میں موبائل کو گرتا نہیں دیکھ سکتی!" جنہ نے آپنے موبائل کو پیچھے چھپاتے ہوئی کہا تھا۔

"اچھا چپ ہو جاؤ۔ میں تمہاری محبوبہ کو (موبائل) نہیں پھینک رہی!" اقراء ہنستے ہوئے بولی۔

اقراء نے دروازہ کھولا اور باہر جھانکا۔ جب راستہ صاف نظر آیا تو اس نے ہاتھ کے اشارے سے جنہ کو آنے کو کہا۔

جنہ فوراً اس کے پیچھے چل پڑی۔

اقراء نے سیڑھیوں سے نیچے جھانکا اور جب نیچے بھی راستہ خالی پایا، تو اس نے دوبارہ جنہ کو آنے کا اشارہ کیا۔

جنہ، جو سب سے اوپر کھڑی تھی، احتیاط سے نیچے اتری اور اقراء کے پاس آکر رک گئی۔

"پیچھے والے دروازے سے نہ جاؤں۔؟" اقراء نے دھیمی آواز میں پوچھا۔

"میرا سامان تم نے وہیں پھینکا ہے، تو ظاہر ہے وہیں سے جاؤں گی نا!"

"کہاں جا رہی ہیں سواری۔؟"

جنہ اور اقراء ابھی بات کر ہی رہی تھیں کہ پیچھے سے آواز سن کر دونوں نے چونک کر ایک دوسرے کو دیکھا۔

"پکڑی گئیں!" دونوں نے ایک ساتھ آہستہ سے کہا اور پیچھے مڑ کر اپنی ماں کو دیکھا۔

رنگت اور نقش اقراء سے ملتے جلتے، گوری، بھولی اور ہلکی فربہ جسامت۔ سنہری آنکھیں، جو جنہ اور اقراء کو انہی سے ملی تھیں۔ لباس عام سا، جیسے ہر ماں پہنتی ہے۔

"مما، ہم اس وقت کہاں جا سکتے ہیں۔؟" اقراء نے فوراً بات بناتے ہوئے جنہ کو بھی اشارہ کیا۔

"اور ویسے بھی، بابا نے ہمیں منع کیا تھانا۔" جنہ نے فوراً اس کا اشارہ سمجھتے ہوئے جملہ مکمل کیا۔

"تم دونوں نے مغرب کی نماز ادا کرلی؟"

"جی مما، میں نے پڑھ لی۔" جنہ نے جواب دیا۔

"اور میں اب جا رہی ہوں پڑھنے۔" اقراء نے کہا۔

" جاؤ بیٹا، نماز کو انتظار نہیں کراتے۔" اقراء کی ماں نے نرمی سے کہا۔

"جی، میں وضو کر کے جا رہی ہوں۔"

"میں بھی نماز پڑھ کر آتی ہوں۔" صبا کہتی ہوئی اوپر چلی گئی۔

"شکر ہے بچ گئی!" اقراء نے سکون کا سانس لیا۔

پھر وہ دونوں پیچھے کے دروازے کی طرف بڑھیں، اور جنہ خاموشی سے باہر نکل گئی۔ اس نے جلدی سے اپنی ہیلز پہنی اور پرس اٹھایا۔

"یار کیسے کیسے دن آگیا ہے۔ اپنے ہی گھر سے چوروں کی طرح نکلنا پڑ رہا ہے۔" جنہ نے اپنے کپڑے جھاڑتے ہوئے افسوس سے کہا۔

♡♡___♡___♡___♡♡

ہسپتال کے باہر

ایک ٹیکسی آکر رکی۔ دروازہ کھلا اور جنہ باہر نکلی۔ وہ سیدھا ہسپتال کے اندر چلی گئی۔

"روم نمبر 201 میں دائم نام کا مریض تھا، کیا وہ ڈسچارج ہو گیا۔؟" جنہ نے استقبالیہ پر جا کر پوچھا۔

"جی، وہ تو ایک گھنٹہ پہلے ہی ڈسچارج ہو چکے ہیں۔" ریسپشنسٹ نے جواب دیا۔

"اوکے، تھینک یو۔" جنہ نے کہا اور پیچھے مڑنے لگی۔ تبھی وہ ایک نرس سے ٹکرا گئی۔

ٹکرانے کی وجہ سے نرس کے ہاتھ سے ٹرے نیچے گر گئی۔

"اوہ، سوری، سوری!" جنہ جلدی سے معذرت کرتی ہوئی نیچے جھکی اور نرس کی مدد کرنے لگی۔

"کوئی بات نہیں، بیٹا۔" نرس نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم نے معذرت کرلی، یہی کافی ہے۔ ورنہ آج کل لوگ اپنی غلطی ہونے کے باوجود بھی سوری نہیں بولتے۔"

نرس نے سامان ٹرے میں رکھا اور جیسے ہی اٹھنے لگی۔ جنہ کو غور سے دیکھ کر بولی:

"تم اب آئی ہو۔؟ تمہارا شوہر تمہارا انتظار کر رہا تھا۔ ہوش میں آتے ہی تمہیں ڈھونڈنے لگا تھا۔"

"وہ تو ڈسچارج ہو چکا ہے۔ ڈاکٹر نے منع بھی کیا تھا کہ ابھی ڈسچارج نہ ہو، لیکن اس نے ایک نہیں سنی اور چلا گیا۔"

"تمہیں اس نے بتایا نہیں۔؟ کیا تم دونوں کا جھگڑا ہو گیا ہے۔؟" نرس نے بولنا شروع کیا تو بولتی ہی چلی گئی۔

"سنو، اگر جھگڑا ہوا ہے تو معافی مانگ لو۔ تم دونوں ایک ساتھ بہت اچھے لگتے ہو۔"

"اور۔۔۔"

"جی شکریہ، مجھے کام ہے، میں جا رہی ہوں۔" جنہ نے اس کی لمبی تقریر سے بچنے کے لیے بیچ میں ہی بات کاٹ دی۔

"ٹھیک ہے، جاؤ۔ ہمیشہ ساتھ اور خوش رہو۔" نرس نے دعا دی اور چلی گئی۔

جنہ نے ایک گہرا سانس لیا اور سر ہلایا۔

"بھائی نے ٹھیک کہا تھا کہ وہ ڈسچارج ہو چکا ہو گا، میں نے ہی ان کی بات پر یقین نہیں کیا۔؟"

"اوپر سے اِتنی مشکل سے گھر سے باہر آئی اور جس کام سے آئی وہ ہوا ہی نہیں۔" وہ خود سے کہتے ہوئے ہسپتال سے باہر نکل آئی۔

♡♡___♡___♡___♡♡

راستے میں

جنہ کا موبائل بجنے لگا۔

اس نے اسکرین پر نظر ڈالی۔ "سیکنڈ مادر" لکھا ہوا تھا۔

"ہاں بولو، کیا ہوا سیکنڈ مادر۔؟" جنہ نے کال ریسیو کرتی ہوئی کہا۔

"جنہ، بابا اور قادر بھائی گھر آ گئے ہیں، اور بابا تمہارے بارے میں پوچھ رہے ہیں! پلیز جلدی گھر آؤ، ورنہ ہم دونوں مارے جائیں گے!" اقراء کی آواز میں پریشانی اور پکڑے جانے کا خوف صاف جھلک رہا تھا۔

جنہ نے فوراً ایک ٹیکسی روکی اور فون پر بولی۔

"میں بس نکل رہی ہوں، کچھ دیر اور سنبھال لو!"

"جلدی آنا، پلیز!" اقراء نے گھبرائی ہوئی آواز میں کہا اور کال کاٹ دی۔

جنہ نے جلدی سے ڈرائیور کو ایڈریس بتایا، اور ٹیکسی چل پڑی۔

♡♡___♡___♡___♡♡

یہ ایک کمرہ تھا۔اس کمرے میں ہر طرف صرف باکس، فائلیں اور کتابیں ہی نظر آ رہی تھیں۔سامنے ایک میز اور کرسی رکھی تھی،اور کرسی پر دو لوگ بیٹھے تھے۔ایک طرف دائم رضا میر تھا اور دوسری طرف ایک مرد، جس کا چہرہ نظر نہیں آ رہا تھا۔

"یہ کیس بہت پیچیدہ ہے۔سارے ثبوت ان کی طرف اشارہ کر رہے ہیں، مگر وہ کہہ رہے ہیں کہ انہوں نے یہ نہیں کیا۔"اس مرد نے دائم کو کہا تھا۔

"چاہے چور ہو یا قاتل،وہ خود اپنا جرم کبھی قبول نہیں کرتا۔"

"تم پتا لگاؤ کہ یہ کس نے کیا ہے۔"دائم نے سخت لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے۔"وہ جواب دیتا ہوا اٹھا۔

"عاطف، مجھے تم سے ایک اور کام بھی ہے۔"دائم نے اسے رکنے کا اشارہ کیا۔

"تم کب سے مجھ سے کام کروانے کے لیے جال بچھانے لگے ہو۔؟ سیدھا کام بتاؤ۔"عاطف نے کہا۔

"مجھے ایک لڑکی، یعنی جنہ صدیقی، کی پوری معلومات نکالنی ہیں،اور یہ بھی پتا کرنا ہے کہ اس کا قادر مراد صدیقی سے کیا تعلق ہے۔"

"تم قادر سے کب ملے۔؟اور مجھے کیوں نہیں بتایا۔؟" عاطف نے حیرت سے پوچھا۔

"کل۔" دائم نے مختصر جواب دیا۔

"مجھے تو اب تک یقین نہیں آتا کہ قادر نے تمہارے ساتھ ایسا کیا۔" عاطف نے افسوس سے کہا اور دوبارہ سوفے پر بیٹھ گیا۔

"میں قادر کو زیادہ نہیں جانتا، مگر جتنا سنا تھا، تم دونوں کی دوستی کے بارے میں... مجھے نہیں لگتا کہ اس نے ایسا کچھ کیا ہوگا۔"

"اتنے سالوں کی دوستی کوئی کیسے توڑ سکتا ہے۔؟"

عاطف بولتے بولتے رکا، جیسے دائم سے کوئی جواب چاہتا ہو، مگر دائم خاموشی سے میز پر رکھی فائل کو دیکھتا رہا۔

کچھ لمحے خاموشی چھائی رہی، پھر دائم بولا:

"مجھے بھی یقین نہیں آیا تھا۔ مگر جب میں نے قادر کو اس کے ساتھ دیکھا، تو مجھے سب کچھ سمجھ آگیا۔ اگر وہ ایک بار بھی مجھ سے کہتا، تو میں اس کے لیے کچھ بھی چھوڑ سکتا تھا۔" وہ کہتا ہوا ابھی بھی فائل کو ہی دیکھ رہا تھا۔

"مگر اس نے کچھ نہیں کہا۔" دائم کے لہجے میں درد تھا۔

"جب کوئی دوست، جسے آپ سب سے زیادہ عزیز رکھتے ہوں۔ دھوکہ دے، تو بہت تکلیف ہوتی ہے۔"

"خیر، مجھے کل تک سب معلومات چاہیے۔" دائم نے بات ختم کرتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے، میں جارہا ہوں اور کل سب بتاتا ہوں۔" عاطف کہتا ہوا کمرے سے نکل گیا۔

عاطف کے جانے کے بعد۔ دائم نے خود کو کرسی سے ٹکالیا اور ہاتھ میں پکڑا پین مہارت سے گھمانے لگا۔ وہ گہری سوچ میں تھا۔

اسے یاد آیا کہ بے ہوشی کی حالت میں جنہ کسی کو کال کر رہی تھی، اور بعد میں "بھائی" کہہ کر پکار رہی تھی۔ دائم کو اتنا تو یقین ہو گیا تھا کہ وہ قادر کی بہن ہے۔ مگر کہانی یہاں ختم نہیں ہوتی تھی۔

Clubb of Quality Content

قادر کی آنکھوں میں اس کے لیے بھائی جیسا کوئی جذبہ نہیں تھا۔ جب وہ جنہ کے بارے میں بات کرتا تھا۔ تو اس کا لہجہ اور آنکھیں دونوں ہی نرم پڑ جاتے تھے۔

یہ صاف اشارہ تھا کہ وہ جنہ کو پسند کرتا ہے۔

دائم نے کرسی سے ہی ٹیک لگاتے ہوئے آنکھوں کو بند کیا۔

دائم نے آنکھوں کو بند کیا اور اس کے دماغ میں جنہ کی ایک بات آئی۔

"کیا شوہر ہے وہ آپ کا۔"

"نہیں۔پڑوسی کا شوہر ہے۔"

دائم مسکرایا۔

♡♡___♡___♡___♡♡

جاری ہے۔۔۔۔

باقی آئندہ قسط میں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

مزید بہترین ناول/افسانے/آرٹیکل/مختصر کہانیاں اور معیاری شاعری پڑھنے کے لئے نیچے دیئے گئے لنک پر کلک کریں۔

شکریہ!

www.novelsclubb.com

Clubb of Quality Content!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842